توحیدِ باری تعالیٰ

اور

عقائدِ اہلِ سنّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

توحیدِ باری تعالیٰ اور عقائدِ اہلِ سنّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

توحیدِ باری تعالی سے مراد

برادرانِ اسلام! "لفظِ توحید کی نسبت جب اللہ تعالی کی طرف کی جائے، تو اس سے مراد یہ اعتقاد رکھنا ہے، کہ اللہ تعالی اپنی ذات، صفات، افعال، اسماء اور اَحکام میں واحد ویکتا ہے، اِن میں اُس کا نہ کوئی شریک ہے نہ کوئی اس کے مشابہ وبرابر"[1]۔

عقیدۂ توحید کی اہمیت

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام میں عقیدۂ توحید پہلا اور بنیادی رکن ہے، اور اس کی اَساس اس اَمر پر قائم ہے کہ تمام جھوٹے خداؤں کی نفی کی جائے، ایک خدائے لم یزل پر ایمان لایا جائے، اور زبان ودل سے توحیدِ باری تعالی کا اِقرار اور تصدیق کی

(١) انظر: "العين" للفراهيدي، حرف الحاء، باب الثلاثي المعتَل، الحاء ...إلخ، ٣/ ٢٨١.

جائے۔ اللہ ربّ العالمین کے علاوہ کسی اَور جھوٹے خدا پر ایمان لانا شرک، اور درد ناک عذاب کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾[1] "یقیناً کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین ۳ خداؤں میں سے تیسرا ہے، اور خدا تو صرف ایک خدا ہے، اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو اُن میں کافر مریں گے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا"۔

معبودِ حقیقی

اللہ تعالی کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور اس کائنات کا نظام خالقِ کائنات عزّوجلّ کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾[2] "اللہ ہے جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے"۔

کائنات کا واحد خالق ومالک

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی ہی اس کائنات کا واحد خالق ومالک اور رزّاق ومتصرِّف ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾[3] "اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں روزی دی، پھر تمہیں مارے گا، اور پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں میں کوئی

---

(۱) پ٦، المائدة: ٧٣.
(۲) پ٣، البقرة: ٢٥٥.
(۳) پ٢١، الرُّوم: ٤٠.

ایسا ہے جو اِن کاموں میں سے کچھ کرے؟ اسے اُن کے شرک سے پاکی اور برتری ہے!"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں

اللہ ایک ہے، اس کی ذات تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، اس کا کوئی ہمسر (برابر) نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾[1] "تم فرمادو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اَولاد، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ (برابر) کا کوئی"۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے

عزیزانِ مَن! دن رات کا اپنے وقت پر آنا جانا، سورج کا ایک مخصوص وقت میں طلوع وغروب ہونا، اور مخصوص مدّت کے بعد موسم کا سرد یا گرم ہونا بھی توحیدِ باری تعالی پر دلالت کرتے، اور اس کی گواہی دیتے ہیں؛ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا اور ایک سے زائد معبود ہوتے، تو اس کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا، ایک خدا اگر سورج کو طلوع کرنا چاہتا اور دوسرا غروب، تو نتیجۃً باہم ٹکراؤ کی صورتحال پیدا ہوتی، اور یہ کائنات تباہ وبرباد ہو جاتی، لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا، یہی چیز ایک حقیقی معبود کے وُجود پر دلالت کرتی ہے، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے انسان کو اسی اَمر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ﴾[2] "اگر آسمان وزمین میں اللہ تعالی کے سوا اَور خدا ہوتے، تو ضرور آسمان وزمین تباہ ہو جاتے، تو اللہ عرش کے مالک کو پاکی ہے ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں!"۔

---

(١) پ٣٠، الإخلاص: ١- ٤.

(٢) پ١٧، الأنبياء: ٢٢.

امن وسلامتی کا باعث

عقیدۂ توحید پر پختہ یقین، دنیا وآخرت میں امن وسلامتی کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾[1] "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی، انہی کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں"۔

عقیدۂ توحید پر خاتمہ کی فضیلت

حضراتِ ذی وقار! عقیدۂ توحید دینِ اسلام کی اَساس اور بنیاد ہے، اِس پر ایمان اللہ کی رحمت پانے اور جنّت میں داخلے کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ»[2] "جو شخص اس ایمان پر مَرا کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ جنّت میں داخل ہو گا!"۔

جہنّم سے بچاؤ کا سبب

توحیدِ باری تعالی پر ایمان رکھنے اور اس کی گواہی دینے والا جہنّم پر حرام ہے، حضرت سیّدنا عتبان بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ»[3] "یقیناً اللہ نے اس شخص کو دوزخ پر حرام فرمادیا، جس نے رِضائے الٰہی کے

---

(١) پ٧، الأنعام: ٨٢.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ١٣٦، صـ٣٤.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الصلاة، ر: ٤٢٥، صـ٧٤.

لیے لا الہ الا اللہ کہا" یعنی توحیدِ باری تعالی کی گواہی دی۔

شفاعت کا باعث

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! توحیدِ باری تعالی پر یقین وایمان، شَفاعت کا باعث بھی ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، خَالِصاً مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ»[1] "قیامت میں سب سے زیادہ فیضیاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا، جو سچے دل وجان سے لا الہ الّا اللہ کہے گا" یعنی توحیدِ باری پر گواہی دے گا۔

بندوں کا اللہ پر حق

میرے محترم بھائیو! جو شخص توحیدِ باری تعالی پر ایمان رکھے، اور کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذابِ جہنّم سے محفوظ رکھے گا، حضرت سیّدنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «فَإِنَّ حَقَّ الله عَلَى العِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً، وَحَقَّ العِبَادِ عَلَى الله أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً»[2] "یقیناً بندوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو شرک نہ کرے، اللہ اسے عذاب نہ دے"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب العلم، ر: ٩٩، صـ٢٢.

(٢) المرجع نفسه، كتاب الجهاد والسِير، ر: ٢٨٥٦، صـ٤٧٢.

مشرِک کاپکاٹھکانہ

عزیزانِ محترم! اگر کسی نے توحید کا راستہ اختیار نہ کیا، بلکہ نفس وشیطان کی غلامی اختیار کی اور شرک کا مرتکب رہا، اس کا پکاٹھکانہ جہنّم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾(1) "یقیناً جو اللہ کا شریک ٹھہرائے، تو اللہ نے اس پر جنّت حرام کر دی، اور اس کاٹھکانا دوزخ ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں!"۔

توحیدِ باری تعالی پر ایمان رکھنے کے بجائے جو شخص کفر وشرک میں مبتلا ہو کر مَرا، اس کی بخشش ومغفرت نہیں ہوگی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا﴾(2) "اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ انتہائی گمراہی میں پڑا!"۔

شرک... نیک اعمال اکارت ہوجانے کا باعث ہے

حضراتِ ذی وقار! شرک کرنا تمام نیک اعمال کے برباد اور ضائع ہوجانے کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾(3) "اگر وہ شرک کرتے تو ضرور اُن کا کِیا اکارت (برباد) جاتا"۔

---

(۱) پ٦، المائدة: ٧٢.

(۲) پ٥، النساء: ١١٦.

(۳) پ٧، الأنعام: ٨٨.

شرک... دُور کی گمراہی کا سبب ہے

حضراتِ گرامی قدر! توحیدِ باری تعالی کے منکِر اپنے باطل خیال میں جتنے چاہیں نیک اعمال بجالائیں، محتاجوں کی اِمداد کریں، مسافروں کی اِعانت کریں، بیماروں کی خبر گیری کریں، یا بھوکوں کو کھانا کھلائیں، غریبوں میں راشن تقسیم کریں، اور ان کے بچوں میں مفت لباس وغیرہ تقسیم کریں، توحیدِ باری تعالی پر ایمان نہ ہونے کے سبب یہ سب اعمال بے کار اور اُڑتی ہوئی راکھ کی مانند بے توقیر ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ﴾[1] "اپنے رب سے منکِروں کا حال ایسا ہے، کہ ان کے اعمال ہیں جیسے راکھ، جس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں، (اور وہ سب اُڑ گئی)، ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا، یہی دُور کی گمراہی ہے!"۔

توحیدِ باری تعالی ... تمام شریعتوں میں مشترک اَمر ہے

توحیدِ باری تعالی پر ایمان کتنا اہم ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ تمام آسمانی اَدیان ومذاہب اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی شریعتوں میں جو چیز مشترک ہے، وہ توحیدِ باری تعالی پر ایمان لانا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾[2] "ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا، مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو!"۔

---

(۱) پ۱۳، إبراهيم: ۱۸.

(۲) پ۱۷، الأنبياء: ۲۵.

امامِ اہلِ سنّت کا عقیدہ

حضراتِ ذی وقار! بعض نادان اہلِ سنّت وجماعت کے عقیدۂ توحید کے بارے میں شکوک وشُبہات پھیلاتے، اور عوام الناس کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں، انہیں خوب معلوم ہونا چاہیے کہ سوادِ اعظم اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدۂ توحید بھی وہی ہے جو حضور نبیٔ کریم ﷺ، اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک دَور سے چلا آرہا ہے، اور اس سلسلے میں کیا جانے والا تمام پروپیگنڈہ بے بنیاد ہے۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا اور دیگر تمام اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدۂ توحید بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حضرت حق -سبحانه وتبارَك وتعالى شأنُه- واحد ہے اپنی ربوبیت واُلوہیت میں، کوئی اس کا شریک نہیں، وہ یکتا ہے اپنے افعال میں، مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا، وہ اکیلا ہے اپنی ذات میں، کوئی اس کا قسیم نہیں، بیگانہ (بے مثل) ہے اپنی صفات میں، کوئی اس کا شبیہ نہیں"[1]۔

توحیدِ باری تعالی کے بارے میں چند عقائدِ اہلِ سنّت

برادرانِ اسلام! صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ تعالی کی ذات وصفات اور توحیدِ باری تعالی کے بارے میں، عقائدِ اہلِ سنّت کو اپنی شہرۂ آفاق کتاب "بہارِ شریعت" میں بڑی وضاحت سے بیان فرمایا، ان میں سے چند عقائد یہ ہیں:

عقیدہ (۱): اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں نہ صفات میں، نہ افعال میں نہ اَحکام میں نہ اسماء میں۔ واجبُ الوجود ہے، یعنی اس کا وُجود ضروری ہے، اور عدم مُحال ہے، یعنی اس کا موجود نہ ہونا ممکن نہیں۔ قدیم ہے یعنی

---

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب العقائد والکلام، رسالہ "اعتقاد الاَحباب فی الجمیل" ۱۸/۲۲۵۔

ہمیشہ سے ہے، اَزَلی کے بھی یہی معنی ہیں، باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اِسی کو اَبدی بھی کہتے ہیں، وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے[1]۔

عقیدہ (۲): وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اُس کا محتاج ہے[2]۔

عقیدہ (۳): اس کی ذات کا اِدراک عقلاً مُحال ہے، یعنی اس کی ذات کا عقل کے ذریعہ اِحاطہ نہیں کیا جا سکتا؛ کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُسے گھیرے ہوتی ہے، اور اللہ تعالی کا کوئی اِحاطہ نہیں کر سکتا، البتہ اُس کے افعال کے ذریعہ سے اِجمالاً اُس کی صفات، پھر اُن صفات کے ذریعہ سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے[3]۔

عقیدہ (۴): اُس کی صفات نہ اس کا عین ہیں نہ غیر، یعنی صفات اُسی ذات کا نام ہو اَیسا نہیں، اور نہ اُس سے کسی طرح کسی اعتبار سے وُجود میں جُدا ہو سکیں، یعنی کسی بھی طَور پر صفاتِ الٰہی ذاتِ الٰہی سے جُدا ہو کر نہیں پائی جاسکتیں؛ کیونکہ وہ صفات نفسِ ذات کی مقتضٰی ہیں، اور عینِ ذات کو لازم ہیں[4]۔ یعنی ضروری ہے کہ اس کی ذات کے ساتھ ہی پائی جائیں، اس کی صفات اس کی ذات سے جدا نہیں ہوسکتیں۔

بلا تشبیہ اسے یوں سمجھیں کہ پھول کی خوشبو پھول کی صفت ہے، جو پھول کے ساتھ ہی پائی جاتی ہے، مگر اس خوشبو کو ہم پھول نہیں کہتے، نہ ہی اسے پھول سے جُدا کہہ سکتے ہیں۔

---

(۱) انظر: "مِنَح الروض" صـ۱٤، ۱٥. و"المعتقَد المنتقَد" الباب ۱، صـ۷۷.
(۲) انظر: "منح الروض" صـ۱٤.
(۳) انظر: "التفسير الكبير" پ۷، الأنعام، تحت الآية: ۱۰۳، ٥/ ۱۰۰.
(٤) انظر: "شرح العقائد النَّسَفية" صـ٤۷، ٤۸.

عقیدہ (۵): جس طرح اُس کی ذات قدیم اَزَلی (ہمیشہ ہمیشہ سے) اَبدی (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے) ہے، اس کی صفات بھی قدیم اَزَلی اَبدی ہیں[۱]۔

عقیدہ (۶): اللہ تعالی کی ذات وصفات کے سِوا سب چیزیں حادِث ہیں، یعنی پہلے نہ تھیں، پھر موجود ہوئیں[۲]۔

عقیدہ (۷): صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادِث بتائے، گمراہ بددِین ہے[۳]۔

عقیدہ (۸): جو شخص عالَم (کائنات) میں سے کسی شَے کو قدیم (ہمیشہ سے) مانے، یا اُس کے حادِث ہونے میں شک کرے، کافر ہے[۴]۔

عقیدہ (۹): نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ اُس کے لیے بیوی۔ جو اُسے باپ یا بیٹا بتائے، یا اُس کے لیے بیوی ثابت کرے، کافر ہے[۵]، بلکہ جو اِن باتوں کو اللہ تعالی کے لیے ممکن بھی کہے، گمراہ بددِین ہے۔

عقیدہ (۱۰): وہ حَی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے دستِ قدرت میں ہے، جسے جب چاہے زندہ کرے، اور جب چاہے مَوت دے ﴿هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾[۶] "وہ خود زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے" ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ﴾[۷] "وہی زندگی اور موت دیتا ہے"۔

---

(۱) انظر: "مِنَح الروض" صـ۲۳.

(۲) انظر: "شرح العقائد النَّسَفية" صـ۲٤.

(۳) انظر: "منح الروض" صـ۲٥. و"المعتقَد" الباب ۱، صـ۱۲۰، ۱۲۱.

(٤) انظر: "الشفا" فصل في بيان ما هو من المقالات كفر، الجزء ۲، صـ۲۸۳.

(٥) المرجع نفسه.

(٦) پ ۳، البقرة: ۲٥٥.

(۷) پ ۱۸، المؤمنون: ۸۰.

عقیدہ(۱۱): وہ ہر ممکن پر قادِر ہے، کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں[1]۔

عقیدہ(۱۲): جو چیز مُحال (ناممکن) ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے پاک ہے کہ اُس کی قدرت اُسے شامل ہو؛ کیونکہ مُحال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہوسکے، اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہوسکے گا، پھر مُحال نہ رہا۔

اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا مُحال (ناممکن) ہے یعنی نہیں ہوسکتا، تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا، تو مُحال نہ رہا، اور اس کو مُحال نہ ماننا وَحدانیت کا انکار ہے۔

اسی طرح باری تعالی کا فنا ہونا مُحال (ناممکن) ہے، اگر یہ تحتِ قدرت ہوتا تو ممکن ہوتا، اور جس کا فنا ہونا ممکن ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ تو ثابت ہوا کہ مُحال پر قدرت ماننا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُلوہیت (معبود ہونے) سے ہی انکار کرنا ہے[2]۔

عقیدہ(۱۳): اللہ تعالی ہر کمال و خوبی کا جامع ہے، اور ہر اُس چیز سے پاک ہے جس میں عیب و نقص ہو، یعنی عیب و نقص کا اُس میں ہونا مُحال (ناممکن) ہے، بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقص، وہ بھی اُس کے لیے مُحال ہے، مثلاً جُھوٹ، دَغا، خِیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عُیوب اللہ تعالی پر قطعًا مُحال ہیں۔ اور یہ کہنا کہ "اللہ تعالی کو جُھوٹ پر قدرت ہے، اس طَور پر کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے" مُحال کو ممکن ٹھہرانا، اور خدا کو عیب دار بتانا ہے، بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے، اور یہ سمجھنا کہ "خدا اگر مُحالات (ناممکنات) پر قادر نہ ہوگا، تو اس کی قدرت ناقص ہوجائے گی" باطِل محض ہے، غلط سوچ ہے؛ کیونکہ اس میں قدرت کی کیا کمی و نقص ہے؟! نقص تو اُس

---

(۱) انظر: "التفسير الكبير" پ ۱۵، الكهف، تحت الآية: ۲۵، ۷/ ٤٥٤.

(۲) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الرّدّ والمناظرۃ، رسالہ "سبحان السُّبوح" ۲۰/۱۳۴۔

مُحال (ناممکن) کا ہے، جس میں تعلقِ قدرت کی صلاحیت ہی نہیں[1]۔

عقیدہ (۱۴): (۱) حیات (۲) قدرت (۳) سننا (۴) دیکھنا (۵) کلام (۶) علم (۷) اِرادہ۔ یہ سب اللہ تعالی کی صفاتِ ذاتیہ ہیں، مگر کان، آنکھ، زبان سے اُس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا نہیں؛ کیونکہ یہ سب اَجسام ہیں، اور اللہ تعالی جسم وجسمانیت سے پاک ہے۔ ہر پست سے پست آواز سنتا ہے، ہر باریک سے باریک کو دیکھتا ہے، اگرچہ وہ چیز خوردبین سے بھی محسوس نہ ہو، بلکہ اُس کا دیکھنا اور سننا انہیں چیزوں پر منحصر نہیں، وہ ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے[2]۔

عقیدہ (۱۵): دیگر صفات کی طرح اُس کا کلام بھی قدیم (ہمیشہ سے) ہے[3]، حادِث (ایجاد) ومخلوق نہیں۔ جو کوئی قرآنِ عظیم کو مخلوق مانے، ہمارے امامِ اَعظم ودیگر ائمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے اُسے کافر کہا[4]، بلکہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بھی اُس کی تکفیر ثابت ہے[5]۔

عقیدہ (۱۶): اللہ تعالی کا کلام آواز سے پاک ہے[6]، اور یہ قرآنِ عظیم جسے ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے ہیں، کتابی صورت میں لکھتے ہیں، اُسی کا کلامِ قدیم بلاصَوت (بلاآواز) ہے، مگر یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادِث ہے، یعنی ہمارا

---

(۱) انظر: "المسامَرة شرح المسايرة" صـ۲۰٤-۲۰٦، ۲۰۹، ۲۱۰، ۳۹۳.

(۲) انظر: "الفقه الأكبر" صـ١٤، ١٦. و"المسامَرة" صـ۳۹۱، ۳۹۲، ملتقطاً.

(۳) انظر: "الفقه الأكبر" صـ۲۲.

(٤) انظر: "الحديقة النَديّة" الباب ۲، الفصل ۱، والقرآن ...إلخ، ۱/ ۲۵۸.

(۵) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الردّ والمناظرۃ، رسالہ "سبحان السُّبوح" ۱۳۵/۲۰۔

(٦) انظر: "مِنح الروض الأزهر" صـ۷۱.

پڑھنا حادِث ہے اور جسے ہم نے پڑھا وہ قدیم ہے، ہمارا لکھنا حادِث ہے اور جسے ہم نے لکھا وہ قدیم ہے، ہمارا سننا حادِث ہے اور جسے ہم نے سنا وہ قدیم ہے، ہمارا حفظ کرنا حادِث ہے اور جسے ہم نے حفظ کیا وہ قدیم ہے، یعنی متجلّی قدیم اور تجلّی حادِث ہے۔ متجلّی یعنی کلامِ الٰہی قدیم ہے، تجلّی یعنی ہمارا پڑھنا، سننا، لکھنا، یاد کرنا یہ سب حادِث (اللہ تعالی کا ایجاد کردہ) ہے[(۱)]۔

عقیدہ (۱۷): اللہ تعالی کا علم ہر شَے کو گھیرے ہوئے (اِحاطہ کیے ہوئے) ہے، یعنی جزئیات، کُلّیات، مَوجودات، مَعدومات، ممکنات، مُحالات، سب کو اَزَل (ہمیشہ ہمیشہ سے) جانتا تھا، اور اب بھی جانتا ہے، اور اَبَد (ہمیشہ ہمیشہ) تک جانے گا۔ اشیاء بدلتی ہیں مگر اُس کا علم نہیں بدلتا، دِلوں کے خطرات اور وَسوسوں پر بھی اُسے خبر ہے، اُس کے علم کی کوئی انتہا نہیں[(۲)]۔

عقیدہ (۱۸): اللہ تعالی غیب وشہادت یعنی پوشیدہ وظاہر سب کچھ جانتا ہے۔ علمِ ذاتی اُس کا خاصّہ ہے، جو شخص علمِ ذاتی (چاہے پوشیدہ ہو یا ظاہر) غیرِ خدا کے لیے ثابت کرے وہ کافر ہے۔ علمِ ذاتی کے یہ معنی ہیں کہ بے خدا کے دیے خود حاصل ہو[(۳)]۔

عقیدہ (۱۹): وہی اللہ ہر شَے کا خالق ہے، ذَوات ہوں یا افعال سب اُسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں[(۴)]۔

---

(١) المرجع نفسه، صـ٩٣-٩٦، ملتقطاً.

(٢) المرجع السابق، صـ٦٨.

(۳) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب العقائد والکلام، رسالہ "خالص الاعتقاد" ۱۸/۵۷۱، ۵۷۲۔

(٤) انظر: "اليواقيت والجواهر" المبحث ٢٤، الجزء ١، صـ٢٥١.

عقیدہ(۲۰): حقیقۃً روزی پہنچانے والا وہی اللہ ہے، ملائکہ وغیرہم وسیلہ وذریعہ ہیں[(۱)]۔

عقیدہ(۲۱): ہر بھلائی بُرائی اللہ تعالی نے اپنے علمِ اَزَلی کے مُوافق مقدَّر فرما دی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اللہ تعالی نے اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا۔ تو یہ نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا وَیسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جَیسا ہم کرنے والے تھے وَیسا اُس نے لکھ دیا۔ زَید کے ذمّہ بُرائی لکھی؛ اس لیے کہ زَید بُرائی کرنے والا تھا، اگر زَید بھلائی کرنے والا ہوتا تو اللہ تعالی اُس کے لیے بھلائی لکھتا۔ تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کیا[(۲)]۔

تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبیٔ کریم ﷺ نے اِس اُمّت کا مجوس بتایا ہے[(۳)]۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! توحید ایک عظیم نعمت ہے، کائنات کی ہر چیز میں ایک ایسی نشانی ہے جو توحیدِ باری تعالی کا اقرار کرتی ہے، جنّت میں داخلے کا دارومدار بھی عقیدۂ توحید کی درستی پر منحصر ہے، توحیدِ باری تعالی پر پختہ یقین وایمان دنیا وآخرت میں امن وسلامتی کا باعث ہے، عقیدۂ توحید میں خرابی پیدا کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنا شیطان کا سب سے بڑا ہَدَف (Target) ہے، لہذا اپنے عقیدۂ توحید کی

---

(۱) انظر: "مَعالم التنزيل" پ ۳۰، النازعات، تحت الآية: ٥، ٤/ ٤٤٢.

(۲) انظر: "شرح النوَوي" باب بيان الإيمان ...إلخ، الجزء ١، صـ١٥٤.

(۳) المرجع نفسه.

حفاظت کریں، شرک سے کوسوں دُور بھاگیں؛ کہ اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں، اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے کا اَبدی ٹھکانہ جہنّم ہے، وہ ہمیشہ اس میں رہے گا!۔

دعا

اے اللہ! ہمارے عقیدۂ توحید کی حفاظت فرما، ہمیں ایمان پر ثابت قدمی عطا فرما، ہمیں کفر و شرک کی آلُودگی سے بچا، باعمل مسلمان بنا، ہمیں جہنّم کے دردناک عذاب سے محفوظ فرما، اور خود ساختہ توحیدیوں اور بدمذہبوں سے بچا!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.